آلِ رسول، اہلبیت رسول اور عترتِ رسول کے مفہوم سے خارج کر دیا گیا۔ ستم بالائے ستم (یہ کہ) اہلسنت کی عظیم اکثریت نے بھی لاشعوری طور پر اس زہریلے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر مذکورہ اصطلاحات کو صرف حضرت علی کی فاطمی اولاد کے لئے مختص کر دیا۔ جبکہ قرآن، حدیث اور لغت کی رو سے ازواج مطہرات کو کسی طرح بھی خارج قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور وہ ان اصطلاحات کی اولین مصداق ہیں"

ہاشمی صاحب نے اسی روانی، سلاست اور متانت کے ساتھ پوری کتاب میں حقائق کو الم نشرح کیا ہے۔ انہوں نے تفسیر، لغت، حدیث، سیرت، عقائد و اسماء الرجال، فقہ اور سیر الصحابہ کے حوالہ سے تقریباً ایک سو کتاب کھنگالنے کے بعد قلم اٹھایا تو ایک ایک ابہام کو ختم کرتے، اشکال کو رفع کرتے، الجھن کو سلجھاتے اور اپنے مؤقف کو محکم کرتے چلے گئے۔ ان کا طرزِ فکر، طرزِ تحقیق، طرزِ استدلال اور طرزِ تحریر............ سبھی راستی اور راست روی سے عبارت ہیں۔ نتیجتاً انہیں سبائیوں کی تلبیسات، بریلویوں کے تضادات اور دیوبندیوں کے تسامحات پر گرفت کرنے میں کوئی سی دشواری پیش نہیں آتی۔ اصلاحِ عقائد، بہت نازک مگر بہت اہم کام ہے اور یہ بات باعث مسرت ہی نہیں قابلِ رشک بھی ہے کہ ہمارے ممدوح مؤلف نے اہل بیت رسول جیسے اہم عنوان پر اصول و عقائد کی بنیاد پر جو گفتگو کی ہے، اس میں مسلمات اور مسلمہ تصریحات کو کمال عمدگی سے بے غبار کیا ہے۔

کتاب کا مقدمہ مولانا محمد سعید الرحمن علوی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ہے اور یہ شاید ان کی آخری علمی تحریر ہے۔ (۱) آہ یہ اسلوب اب کہیں دیکھنے کو نہ ملے گا.............. اک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے! یہ کتاب ہر اعتبار سے یادگار ہے اور ہر لحاظ سے شاہکار!

قادیانیت ہماری نظر میں

ترتیب و تحقیق: محمد متین خالد / ضخامت: ۷۴۸ صفحات / کتابت، طباعت: عمدہ / قیمت: ۲۰۰ روپے۔ (بہت مناسب)

ملنے کا پتہ: مکتبہ سید احمد شہید، ۱۶ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

یہ کتاب مشاہیر کی آراء کا مجموعہ ہے۔ ادیب، سیاست دان، صحافی، وکیل، دانشور، شاعر، عالم دین، شیخ طریقت، حکمران طالب علم، رکن عدلیہ۔۔۔۔۔ غرضیکہ چودہ سو سے زائد مشاہیر کی جملہ اقسام اس کتاب میں آپ کو فتنہ قادیانیت کے خلاف صف آراء نظر آئیں گی۔ فاضل مرتب نے نہایت عرق ریزی اور جانفشانی سے ملکی و غیر ملکی شخصیات کی قادیانیت کی خلاف تحریریں اور بیانات جس طرح مرتب کئے ہیں۔ اس پر وہ بلا شبہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں ملکی و غیر ملکی ذرائع ابلاغ، مختلف شعبہ ہائے زندگی کے مقتدر

(۱) وفات ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء

اداروں، ملکی و غیر ملکی اسمبلیوں، پاک ہند کے سربرآوردہ علماء اور اداروں کے فتاویٰ غرض جس نے قادیانیت کے خلاف جو کچھ کہا اور لکھا وہ اس کتاب میں شامل ہے۔ اگرچہ بعض شخصیات اور اداروں کی کارکردگی اس میں شامل نہ ہو سکی۔ (شاید مرتب کو وہ معلومات دستیاب نہ ہو سکیں) تاہم یہ کتاب ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔

"روشن خیال" اور "ترقی پسند" حلقے آج تک یہی کہتے چلے آرہے ہیں کہ یہ مسئلہ "احراریوں" اور مولویوں کا پیدا کردہ ہے۔ لیکن اس کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ بات الم نشرح ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں کے تمام طبقات نے قادیانیت کو باطل قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ غیر مسلموں کی رائے بھی ان کے بارے میں حقیقت پسندانہ ہے۔

کتاب، دلچسپ، سلیس، معلومات افزاء اور لائقِ مطالعہ ہے۔ قادیانیت کے محاذ پر کام کرنے والے ہر دینی کارکن کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔

قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے

مرتب: فیاض اختر ملک

صفحات: ۵۶۰۸ قیمت =/۱۵۰ روپے

کتابت طباعت عمدہ

ملنے کا پتہ: مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔

جناب فیاض اختر ملک جذبہ عشقِ رسول ﷺ سے سرشار ایک دردمند مسلمان ہیں۔ اس کا ثبوت ان کی مرتبہ یہ کتاب ہے۔ جس میں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے دس اہم فیصلے شامل ہیں۔

لاہور ہائی کورٹ کے پانچ اہم فیصلے ۱۹۸۱، ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲ وفاقی شرعی عدالت کے دو فیصلے ۱۹۸۴، ۱۹۹۱، سپریم کورٹ شریعت اپیل بنچ ۱۹۸۸ اور سپریم کورٹ آف پاکستان ۱۹۹۳ کے اہم ترین تاریخی فیصلے اس کتاب کا حصہ ہیں۔

ان فیصلوں میں یہ بات نکھر کر سامنے آتی ہے کہ قادیانی کہیں بھی چلے جائیں وہ اپنے مؤقف کو حق ثابت نہیں کر سکتے۔ قادیانیوں کو اعلیٰ عدالتوں میں یہ حق دیا گیا کہ وہ اپنے مؤقف کو آزادانہ بیان کریں۔ مگر وہ اپنے مؤقف کو سچ ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہے اور عدالتی تاریخ میں مرزائیوں کو زبردست ذلت اٹھانا پڑی ہے۔

سوائے آنجہانی جسٹس منیر کے انکوائری کمیشن ۱۹۵۳ء کے وہ بھی اس لئے کہ جسٹس منیر ایک جانبدار اور کٹر مرزائی جج تھے۔ انہوں نے اس مسئلہ "احرار احمدی نزاع" قرار دیا جبکہ منیر کے بعد آج تک کسی

(بقیہ صـ۶۲ـ پر)